# اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر:- غلام نبی ❖ اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

| نمبر ۳۱ | مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء یوم جمعہ | مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱ |
|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے اور حضور کا درس قرآن کریم جاری ہے ؂

دسہرہ کی تعطیلات میں جہاں کالجوں کے دیگر طلباء سیر و تفریح میں اپنے ایام گذارتے ہیں۔ وہاں لاہور کے مختلف کالجوں کے ۵۰ کے قریب طلباء دسہرہ کی تعطیلوں میں قادیان آئے ہیں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحبت اور قادیان کے دیگر برکات سے مستفیض ہوں۔

۱۵ تاریخ عصر کے قریب ایک ہوائی جہاز یہاں سے گذرا۔ جس پر سے ایک مختصر سے اشتہار کے پرچے گرائے گئے۔ جن میں ریاست نابھہ کے متعلق اکالیوں کی غلط بیانیوں کی تردید کی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ سکھوں کے کسی مذہبی کام میں دست اندازی نہیں کرنا چاہتی ؂

## "جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب اسمبلی کے امیدوار ہونگے"

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ ہماری جماعت کے نہایت قابل اور متقی نوجوان جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا امیر جماعت احمدیہ لاہور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں ضلع لاہور۔ امرتسر گورداسپور اور فیروزپور کی طرف سے اسمبلی کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہونگے۔ جناب چوہدری صاحب موصوف اپنے حسن اخلاق اور شریفانہ عادات کے لحاظ سے نہایت ہی قابل تعریف انسان ہیں۔ وہاں قانونی قابلیت اور فصیح و بلیغ تقریر کرنے کی اہلیت رکھنے کی وجہ سے اسمبلی میں منتخب ہونے کے پورے پورے حقدار ہیں اس وقت تک جناب موصوف نے جس ایثار اور اخلاص سے جماعت احمدیہ کے بعض نہایت اہم مقدمات کی پیروی کی۔ اور ان میں کامیابی حاصل کی۔ وہ ان کی قانونی قابلیت کا کافی ثبوت ہے۔ مدراس۔ امرتسر گوجرانوالہ کے مقدمات میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی کا سہرا ان کے سر بندھا۔ پھر امرتسر کے گذشتہ ناگوار واقعات میں جو مسلمان گرفتار ہوئے۔ اور جن پر مقدمات چلائے گئے۔ ان کی طرف سے بھی ایک عرصہ تک جناب چوہدری صاحب ہی پیش ہوتے رہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کے لئے رحمت کا باعث بنے ؂

اس وقت آپ قانونی پریکٹس کے علاوہ گورنمنٹ کے قانونی کالج لاہور کے پروفیسر بھی ہیں۔ اور اس

طرح اپنا کچھ وقت ان نوجوانوں کو قانون کی تعلیم دینے میں صرف کرتے ہیں۔ جو آئندہ وکیل بننے والے ہیں

غرض جناب چودہری صاحب اعلیٰ قابلیت اور حسن اخلاق کی وجہ سے ہر طرح اس قابل ہیں۔ کہ اسمبلی میں منتخب ہو کر اپنی فیض رسانی کے دائرہ کو وسیع کریں۔ اور بہت زیادہ مخلوق خدا کو ان کی قابلیت اور لیاقت سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ یہ انتخاب جناب موصوف کیلئے کسی خاص ذاتی فائدہ کا موجب نہیں ہوگا۔ بلکہ مالی لحاظ سے نقصان کا باعث ہوگا۔ کیونکہ انہیں اپنے کام کا حرج کر کے اسمبلی کی کاروائی میں شریک ہونا پڑے گا۔ لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے انہیں اس کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اور اس طرح وہ بہت زیادہ خلوق کو فائدہ پہنچا سکینگے۔ اس لئے انتخاب کے لئے کھڑے ہو رہے ہیں۔ پس ضلع گورداسپور۔ امرتسر۔ لاہور اور فیروزپور کے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ پوری کوشش اور سرگرمی کے ساتھ اپنے اپنے اضلاع میں لوگوں کو جناب چودہری صاحب کے متعلق صحیح صحیح واقفیت کرا دیں۔ اور سمجھا دیں۔ کہ اسمبلی میں جا کر جو کام جناب چودہری صاحب کر سکتے ہیں۔ اور لوگوں کے لئے جس قدر مفید اور نفع رساں ان کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ اس قدر ان کے کسی مدمقابل کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ محض لوگوں کے حقوق کی حفاظت اور نگہداشت کے لئے جا رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس کی قابلیت بھی رکھتے ہیں ؂

احمدی احباب اس بارے میں تن دہی سے کام شروع کر دیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور دوسرے لوگ عرصہ سے اپنے موافق حالات پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں اگر کوئی بات دریافت کرنے کی ضرورت پیش آوے۔ یا کسی قسم کی مشکلات درپیش ہوئی تو ناظر صاحب امور عامہ قادیان کو دیں۔ اور انہیں سے ہر قسم کی خط و کتابت کریں۔ ہر ایک با اثر احمدی کو چاہیئے۔ کہ اسے اپنا خاص کام سمجھ کر کرے ؂

# نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ اسلام)

## دہریوں کو وعظ

آزاد خیال لوگوں کی درخواست پر ان کے ممبر سے اسلام پر وعظ کرنے کا اللہ نے موقعہ دیا۔ اور کئی سو آدمیوں کے مجمع کو ہستی باری تعالیٰ پر اسلامی نقطہ خیال سے مخاطب کر کے تبلیغ کی۔ ان لوگوں کو جس خدا کی ہستی سے انکار ہے وہ مسیحیت کا خدا ہے۔ اور مسیحی توہمات سے یہ لوگ سخت متنفر ہیں۔ چنانچہ جہاں جہاں میں نے مسیحیت کی تردید کی۔ وہاں خوب زور سے نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ الحمد للہ قریباً دو گھنٹہ ان مادر پدر آزاد مگر تعلیم یافتہ لوگوں کو سچے اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اور مسیح موعود کے زندہ نشانات دکھا کر آپ کی پیشگوئیوں کی صداقت کا واقعات کے ساتھ تطابق کر کے ہستی باری تعالیٰ کے تازہ ثبوت پیش کئے گئے ؂

## مسلمان عورتوں کے متعلق عیسائیوں کے خیال

باوجود ہماری متواتر اور ان تھک کوششوں کے غلط فہمی اور غلط بیانی کے بادل یورپ کے مطلع پر ابھی تک گہرے طور سے چھائے ہوئے ہیں مجھے سننا پڑا ہے۔ کہ "مسلمان تو سورج کی پرستش کرتے ہیں۔ میں عرب ایران ہندوستان سب جگہ ہو آیا ہوں۔ اور مسلمانوں کو سورج کا پرستار پایا ہے" اور ایسا ہی اور خرافات بتائے جاتے ہیں۔ مگر سب سے عجیب بات جو میں نے گذشتہ اتوار کو سنی۔ وہ یہ ہے۔ ایک صاحب بولے۔ "آج ہمارے پادری نے وعظ کیا۔ کہ مسلمان عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ عورتوں کا کام محض یہ ہے۔ کہ جب مرد نماز کے لئے جوتے اوتار کر مسجد میں جائیں۔ تو وہ جوتوں کی حفاظت کریں"۔ اس کی تردید کرنے پر حاضرین میں خوب قہقہہ ہوا۔ اور اکثر واقف لوگ ہنسے ؂

## ایک عورت مسیح

آسمان سے بارش آنے کے ساتھ جہاں سبزیاں عمدہ زمین سے اوگتی ہیں۔ وہاں بدبو دینے والی بوٹیاں بھی نمودار ہوتی رہتی ہیں۔ افریقہ و یورپ میں اکثر لوگ گاہ گاہ دعویٰ مسیحیت کرتے رہتے ہیں۔ شہر لیگوس میں ایک عیسائی مسیح سے ملاقات کی تھی۔ اور یہ حضرت جیل میں بھی رہ چکے تھے۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے ان کا خاتمہ بھی ہو چکا تھا۔ مگر ایک پر تعجب اور عجوبہ جو میں نے گذشتہ ہفتہ دیکھا وہ ایک انگریز لڑکی تھی۔ اس کو دعویٰ ہے کہ "مسیح پہلے مرد ہو کر مردوں میں آئے تھے۔ اب وہ عورت ہو کر عورتوں کے لئے آئے ہیں۔ اب عورت کو مرد پر فوقیت ہو گی۔ اور کہ وہ تین سال مریم رہی ہے اب اس میں مسیح پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ "مسیح" ہے۔ اس کے جلال کا عنقریب ظہور ہونے والا ہے یہ تمام مسیحی غلط ہیں۔ اصل گرجا اور ہے۔ جو میں ہوں" میں نے اسے اصل مسیح کی آمد کا پتہ دیدیا۔ اور اللہ سے دعا کی۔ کہ دم عیسےٰ سے اس کی مردہ روح زندہ ہو جائے۔

## انڈرو شیلے

ہمارے انگریز نومسلم بھائیوں میں مسٹر انڈرو شیلے اپنے خاص رنگ میں امتیاز رکھتے ہیں۔ آپ کو شوق ہے۔ کہ اپنے رنگ میں اللہ اور رسول کا پیغام لوگوں تک پہونچا دیں۔ آپ چند ہفتوں سے احمدی لٹریچر لے کر ہائیڈ پارک کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور مختصر وعظ کے ساتھ آنے جانے والوں کو ایک ایک کاپی نذر کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسا لٹریچر وہ جا کر لوگوں کے لیٹر بکسوں میں ڈال آتے ہیں۔ جزاہ اللہ ؂

## مسٹر برٹن

یہ ہمارے عزیز دوست کھلی ہوا کے جلسوں میں ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اسلام کے اصول میرے دل پر اثر کرتے ہیں اور عجیب تر یہ کہ ہمیشہ سے میں بحث سے متنفر اور ان اصول کا قائل رہا ہوں

## تصحیح

وصیت شیر زمان خان صاحب مطبوعہ الفضل ۲۳ صفحہ ۱ پر صدر انجمن سے مراد صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے ؂

(افسر مقبرہ بہشتی)

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم جمعہ - قادیان دارالامان و الامان - ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۴ء

# "پیغام صلح" کے خلاف قانونی کارروائی

## کیا گورنمنٹ پنجاب آریہ اخبارات دیکھتی ہے؟

اخبار "پیغام صلح" کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند جو کارروائی عمل میں آئی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مولوی مصطفٰے خاں صاحب۔ بی۔ اے ایڈیٹر "پیغام صلح"۔ مولوی عبد الحق صاحب مضمون نویس بارسٹر فقیر اللہ صاحب پبلشر اور رام سروپ صاحب پرنٹر ایک دن اور دو راتیں جیل میں گذارنے کے بعد اب دو دو ہزار کی ضمانتوں پر رہا ہیں۔ اس نے مسلمانوں میں حیرت اور استعجاب کی لہر پیدا کر دی ہے کیونکہ ۲۵ اگست کے "پیغام صلح" کے جس مضمون پر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ وہ آریوں کے ایک نہایت شر انگیز اور دل آزار اعتراض کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جو ان کی طرف سے بڑے شد و مد کے ساتھ اس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان اپنی بہنوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اور اسلام نے اس بات کو جائز قرار دے کر شرمناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ اسلام جیسے پاک مذہب پر اور مسلمانوں جیسی باغیرت قوم پر یہ الزام نہایت ہی دل آزار اور رنج افزا ہے۔ جس کے جواب میں "پیغام صلح" نے ۲۵ اگست کے پرچہ میں مضمون لکھا۔ جس میں ستیارتھ پرکاش اور ویدوں وغیرہ کے حوالجات سے دکھایا۔ کہ ویدک دہرم میں کس طرح نہایت قریبی رشتہ داروں کو خاوند بیوی کے تعلقات کی اجازت دی گئی ہے۔ اور اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ یہ ایک جوابی مضمون ہے۔ جس کی ضرورت ان ایام میں خاص طور پر پیدا ہو گئی تھی۔ کیونکہ آریوں نے ملکانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے جو چالبازیاں اختیار کر رکھی ہیں۔ اور جن باتوں سے انہیں اسلام سے متنفر کر کے مرتد بنانے کے لئے تیار کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ اعتراض بھی ہے جس کے جواب میں "پیغام صلح" نے مضمون لکھا۔ تاکہ مسلمان مبلغین ان حوالوں سے آگاہ ہو کر آریوں کو جواب دے سکیں۔ اور ملکانوں کو بتا سکیں۔ کہ جو بات اسلام کے خلاف آریہ پیش کر کے تمہیں اسلام سے متنفر کرتے ہیں۔ ویدک دہرم میں اس سے بڑھکر موجود ہے۔

ایسے مضمون پر گرفت کرنے سے کیا یہ سمجھا جائے کہ کسی مسلمان اخبار کو جوابی طور پر بھی آریوں اور دیگر معترضین کے متعلق کچھ نہیں لکھنا چاہیئے۔ اور اسلام پر گندے سے گندے اعتراض سن کر اور ناپاک سے ناپاک الزام پڑھ کر خاموش ہو جانا چاہیئے۔ گورنمنٹ کا قانون مذہبی آزادی کے متعلق سب کے لئے یکساں ہے۔ پس اگر آریہ اسلام پر حملہ کرنے میں ابتدا کر سکتے ہیں۔ اور ان سے اتنا بھی نہیں پوچھا جاتا۔ کہ تم لوگ غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر کروڑوں مسلمانوں کی کیوں دل آزاری کرتے ہو۔ اور کیوں ملک معظم کی رعایا میں فتنہ و فساد کے جذبات پیدا کرتے ہو۔ تو آریوں کے اعتراضات کو جواب دینے پر کیوں گرفت کی جاتی ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ فتنہ اور شرارت کا اصل مجرم وہ فریق ہوتا ہے۔ جو ابتدا کرتا ہے۔ پھر بانی فساد کو چھوڑ کر مدافعت کرنے والے کو پکڑنا حیرت انگیز نہ ہو۔ تو کیا ہو؟

آریہ اخبارات کی اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو روش ہے۔ اور جیسی جیسی دل آزار تحریریں ان میں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے متعلق ہم صرف اتنا ہی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ گورنمنٹ کے ذمہ دار حکام کی نظروں سے نہیں گذرتیں۔ اگر گذرتی ہیں۔ تو اس وقت تک ان کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔

آریہ اخبار پرکاش اور آریہ گزٹ ایسے ایسے فتنہ انگیز مضمون شائع کر رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے گندے الفاظ مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ کہ جن سے مسلمانوں کے دل کباب ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف گورنمنٹ نے کسی قسم کی کارروائی نہیں کی۔ اور کوئی ایسی کارروائی کرنا تو الگ رہا۔ جو "پیغام صلح" کے خلاف کی گئی ہے۔ اتنا بھی نہیں کہ ان اخباروں کو بد زبانی کرنے سے روک ہی دیا جائے۔

ذیل میں ہم۔ "آریہ گزٹ" لاہور کے صرف ایک پرچہ کو پیش کرتے ہیں۔ جو ۱۳ ستمبر کو شائع ہوا ہے اور آریہ اخباروں کی دیگر دل آزار تحریروں کو جو انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں شائع کی ہیں پھر درج کریں گے۔

"آریہ گزٹ" کے مذکورہ بالا پرچہ کے صفحہ ۹ پر ایک مضمون "معلم الملکوت کا تواریخی شجون" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بے حد بکواس کی گئی ہے اور بڑی انتہا دل آزاری کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"دنیا میں اگر کوئی ایسا مفروضہ یا اصلی وجود ہے جس نے عرش آشیانی (خدا تعالیٰ) کو بھی دو ٹوک سنائی تھیں۔ تو حضرت معلم الملکوت (ابلیس) ہی تھے۔ جنہوں نے خدا کو صاف بتلایا تھا۔ ابیٰ ان یکون مع الساجدین میں ہرگز ہرگز مٹی کے پتلے کے سامنے ناک نہیں رگڑ سکتا۔ کیونکہ یہ میری

شان سے بعید ہے۔ کہ میں اس کو سجدہ کروں لم اکن لاسجد لبشر خلقته من صلصال من حمإ مسنون۔ ایک ایسے وجود کے سامنے سر رگڑوں جو سڑی ہوئی مٹی سے بنایا گیا۔ جب اللہ میاں نے اس کو بہشت سے نکالدیا۔ تو سب سے پہلے اس نے حضرت آدم پر جو کہ خدا کا پہلا لاڈلا خلیفہ تھا۔ ایسا ڈورا ڈالا کہ اسے بمعہ اس کی زوجہ محترمہ مائی حوا کے بہشت سے نکلوا دیا۔ پھر اس نے بقول قرآن شریف حضرت محمد صاحب کے وقت تک سب رسولوں اور پیغمبروں پر اپنی فتح کا کسی نہ کسی حالت میں ڈنکا بجایا۔ ملاحظہ ہو۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ اور نہیں بھیجا۔ ہم نے پہلے تجھ سے رسول اور نبی۔ مگر جس وقت آرزو کرتا تھا ڈال دیتا تھا۔ شیطان بیچ آرزو اس کی کے۔

جب یہ عالم گیر رستم زماں اس طرح اپنی فتوحات کا ڈنکہ بجا چکا۔ تو پھر محمد صاحب کی نبوت کا وقت آیا ایک دن حضرت محمد صاحب کعبہ میں بیٹھکر سورہ نجم سنا رہے تھے۔ تو انہوں نے اپنے دل میں تمنا کی۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی ایسی آیت قرآن میں نازل ہووے۔ کہ جو مابین انکے اور ہماری قوم کے دوستی پیدا کر دے تو مفسرین اسلام راوی ہیں۔ کہ حضرت محمد صاحب کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ افرءیتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی تم دیکھتے ہو لات اور عزیٰ اور منات بتوں کو یہ تینوں بت بڑے بزرگ ہیں۔ اور ان کی شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے گا

یہ نہایت ہی دل آزار اور شرر افشاں تمہید لکھنے کے بعد قریباً چار صفحے میں ایسی تفاسیر کے حوالے نقل کیے گئے ہیں۔ جن کو نہ ہم مستند مانتے ہیں۔ اور نہ جن کا کوئی قول مسلمانوں کے لئے حجت ہو سکتا ہے یہ حرکت محض مسلمانوں کو دکھ پہنچانے اور ان کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مسلمان جو اس مضمون کو پڑھیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں اس قدر [illegible] ی دیکھکر بیتاب ہوئے بغیر نہیں رہیگا۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس کے متعلق تاحال گورنمنٹ نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

"آریہ گزٹ" کا یہ مضمون نہایت ہی فتنہ انگیز اور صبر آزما ہے۔ مگر ایک طرف تو گورنمنٹ اس پر خاموش ہے۔ اور دوسری طرف "پیغام صلح" کی مثال نے مسلمانوں کے لئے یہ خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ اگر ایسے مضمون کا ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا۔ تو جواب لکھنے والوں کی وہی حالت نہ ہو جو متعلقین "پیغام صلح" کی ہوئی ہے ہم صاف اور کھلے طور پر گورنمنٹ کو کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر وہ فتنہ وفساد کا سدباب کرنا چاہتی ہے تو وہ آریہ اخبارات کو اس قسم کی تحریریں شائع کرنے سے روکے۔ جن میں سے ایک بطور نمونہ ہم نے اوپر پیش کی ہے۔ تاکہ مسلمان اخبارات کو ان کے جواب شائع کرنے کی ضرورت نہ پڑے اور جب تک آریہ اخبارات شرر انگیز مضامین کی اشاعت سے باز نہیں آتے۔ اس وقت تک مسلم اخبارات کو ان کے مقابلہ میں قلم اٹھانے میں حق بجانب سمجھے۔ کیونکہ مسلمان اخبارات آریوں کے ناپاک اور گندے اعتراضات کے جواب شائع کر کے اور آریوں کی حقیقت آشکارا کر کے اس آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو آریہ اپنے شرر انگیز مضامین سے مسلمانوں کے دلوں میں بھڑکاتے ہیں۔ اور اگر اس آگ کو اس طریق سے نہ بجھایا جائے۔ تو اس کا نتیجہ یقیناً فساد اور بدامنی کی صورت میں رونما ہوگا۔

کیا امید کی جائے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب "آریہ گزٹ" اور دوسرے آریہ اخبارات کی فتنہ انگیز تحریروں کے متعلق کارروائی کرے گی۔ اور اگر پہلے اس کے نوٹس میں وہ تحریریں نہیں آئیں۔ تو اب ان پر نظر کریگی لیکن اگر اب بھی ان کو نظر انداز کر دیا گیا۔ تو تمام مسلمانوں میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اس قدر بددلی اور افسردگی پیدا ہو جائے گی کہ جس کی کوئی حد نہ ہوگی۔ کیونکہ جب "پیغام صلح" پر آریوں کے جواب میں مضمون لکھنے کی وجہ سے مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ آریہ اخبارات کو اسلام کے خلاف حد درجہ کے دل آزار مضامین شائع کرنے پر پوچھا بھی نہ جائے۔

گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس طریق سے مسلمانوں میں بددلی نہ پھیلنے دے۔

---

## مہاراجہ نابھہ اور اخبار مبلغ

"اخبار مبلغ" دہلی میں سابق مہاراجہ صاحب نابھہ کے خلاف ایک سلسلہ مضامین شروع کیا گیا ہے۔ ریاست کے نظم ونسق اور انتظام ونگرانی سے تعلق رکھنے والے معاملات پر رائے زنی کرنا کوئی معیوب بات نہیں اور مہاراجہ صاحب کے خلاف رائے رکھنے والوں کو بھی اپنی رائے کے اظہار کا اسی طرح حق ہے۔ جس طرح ان کی تائید کرنے والوں کو حق ہے۔ لیکن یہ بات ہرگز جائز نہیں ہے۔ کہ ذاتی اور خاندانی معاملات کو زیر بحث لایا جائے اور اس بارے میں الزام قائم کئے جائیں۔ خاص کر اس صورت میں جب کہ مہاراجہ صاحب جواب دینے کے قابل نہیں ہیں۔ کمزوریاں اور نقائص ہر انسان میں ہوتے ہیں۔ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ۔ اور کئی لوگوں کو اپنے معاصی کا خمیازہ اسی دنیا میں بھگتنا پڑتا ہے۔ مگر یہ امر شرافت بلکہ انسانیت سے قطعاً بعید ہے۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے ہی مبتلائے آلام ہوا ہو۔ اسکے زخموں پر زبان یا قلم سے نمک پاشی کی جائے۔ اس امر کو مدنظر رکھکر ہم معاصر مبلغ کو مشورہ دینگے۔ کہ وہ اس سلسلہ مضمون کو قطعاً بند کر دے۔ اسلام تو وہ مذہب ہے جو دشمنوں پر بھی کسی قسم کی زیادتی کرنے سے روکتا ہے۔ اور مصیبت زدوں کی حتی الامکان مدد کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اس لئے اس کی طرف منسوب ہونے والوں کو اسلامی تعلیم کا وہ نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ جیسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ نے اس طرح بیان کیا ہے۔۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ

نہ کہ مرے کو مارے شاہ مدار کا مصداق بننا چاہیئے۔ معاصر مبلغ کو چاہیئے کہ اپنے نام کی رعایت سے مبلغ اسلام

# "الفضل" کے خلاف مقدمہ ہتک عزت کی حقیقت

## اور

## آریوں کا شور و شر

ایک شخص ظہیرالدین نامی۔ اروپ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا جو کسی وقت جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا تھا۔ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسکی طبیعت حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کے وقت سے اسوقت تک کئی پلٹے کھا چکی ہے۔ اسکی جو کچھ حیثیت ہمارے نزدیک ہے اسکا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ ہمنے اسوقت سے کہ جماعت احمدیہ قادیان سے اسکا تعلق منقطع ہوچکا ہے کبھی اپنے اخبار میں اسکے دعاوی کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا باوجودیکہ اسکی طرفسے کئی اشتہارات شائع ہوتے رہے ہیں جو سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے بالکل خلاف تھے وجہ یہ کہ ہم سمجھتے تھے اسکی ان تحریروں کی نہ کوئی وقعت ہے اور نہ کوئی انکی طرف التفات کرتا ہے۔

اگست سنہ رواں میں یہ واقعہ ہوا۔ کہ ایک مقدمہ میں جو ایڈیٹر کیسری کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ کی طرفسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرکے مسلمانوں کی دل آزاری کرنیکے متعلق دائر تھا۔ ہمیں اوڈیٹر کیسری نے جو اپنی صفائی کے گواہ عدالت میں پیش کئے انہیں سے ایک ظہیرالدین بھی تھا۔ جسنے اوڈیٹر "کیسری" کی تائید میں شہادت دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ۲۸ مئی کا کیسری پڑھا ہے۔ اسمیں حضرت محمد صاحب کی کوئی توہین نہیں" اور اپنی یہ پوزیشن ظاہر کی۔ کہ "میں احمدی مذہب کے تین فرقوں میں سے ایک کا لیڈر ہوں"

اس شہادت پر آریہ اخبارات نے ظہیرالدین کی خوب پیٹھ ٹھونکی اور اسکے متعلق غلط طور پر اخبارات میں اسطرح شائع کرنا شروع کیا۔ کہ وہ واقعی کسی جماعت کا لیڈر ہے۔ اس سے آریوں کا ایک تو یہ مطلب تھا۔ کہ ظہیرالدین کی شہادت کو باوقعت بنایا جائے تاکہ اڈیٹر "کیسری" کو اپنے مقدمہ میں فائدہ پہنچ سکے۔ دوسرے جماعت احمدیہ کو بدنام کریں اور بعض ناواقفوں کو مغالطہ میں ڈالیں۔ اور تیسرے یہ کہ اسکی شہادت سے نیوگ کی معقولیت ثابت کریں۔ کیونکہ اسنے اپنی شہادت میں یہ بھی بیان کیا تھا۔ کہ

"میں نیوگ کو علاجی مسئلہ سمجھتا ہوں جو کسی زمانہ میں زناکاری کو روکنے کیلئے بنایا گیا تھا"

جسپر "آریہ گزٹ" نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"ہمیں اس امر کی کمال خوشی ہے۔ کہ مولانا صاحب نے عملاً اس رویہ کو پسند نہیں کیا۔ جو کہ بعض کوتہ اندیش مسلمان نیوگ پر واہی تباہی اعتراضات کرتے ہوئے اختیار کرتے ہیں۔ اور انھوں نے کھلے الفاظ میں ہمارے اس دعوے کی ایک گونہ تائید کی ہے۔ کہ مسئلہ نیوگ زناکاری کا سدباب ہے۔ اور دیگر جنسی تعلقات کی جملہ خرابیوں کا رد ہے۔"

اسی اثنا میں کہ آریہ اخبارات ظہیرالدین کو اپنے اغراض کے ماتحت بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے تھے۔ اخبار کیسری میں دغا کے ایک مقدمہ کی کارروائی شائع ہوئی جو کہ ظہیرالدین پر لاہور میں لالہ درگا پرشاد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں دائر ہے۔ دفعہ ۴۲۰ کے اس مقدمہ کی خبر دیتے ہوئے ہم نے ۲۸ اگست کے "الفضل" میں لکھا۔

"ظہیرالدین اروپی جسنے اڈیٹر کیسری کے حق میں شہادت دیتے ہوئے کہ اسنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگانے میں آپ کی ہتک نہیں کی۔ کہا تھا۔ کہ میں جماعت احمدیہ کے ایک فریق کا لیڈر ہوں۔ اسپر لاہور میں دھوکا دہی کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ مدعی کا بیان یہ ہے کہ ظہیرالدین نے اسے ایک عورت دکھا کر اس سے اس شرط پر روپیہ وصول کیا کہ اس عورت سے نکاح کر دیگا۔ مگر بعد میں نہ کیا۔ اس امر کی تائید میں کئی گواہ گزر چکے ہیں"

اس خبر کے شائع ہونے پر ظہیرالدین نے آریوں کی مدد کے بھروسہ پر جنکے حق میں اس نے شہادت دی تھی۔ "الفضل" کے خلاف گوجرانوالہ میں ہتک عزت کا مقدمہ رائے بہادر لالہ برکت رام صاحب آنریری مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کر دیا۔

ہمارے نزدیک یہ مقدمہ ایسا معمولی اور ادنیٰ درجہ کا ہے کہ ہمیں خبر کے طور پر بھی "الفضل" میں شائع کرنا پسند نہ تھا۔ مگر آریہ اخبارات نے جنکو جماعت احمدیہ سے حد درجہ کینہ ہے۔ اس مقدمہ کا ذکر اپنے اخبارات میں اسطرح کیا ہے کہ یہ ایک سنسنی خیز مقدمہ ہے جسمیں ظہیرالدین کا مقابلہ کل جماعت احمدیہ سے ہے۔ اور اس مقدمہ سے تمام احمدیہ جماعت میں سنسنی چھا رہی ہے۔ اور ہل چل مچ رہی ہے۔ چونکہ آریہ اخبارات کی تحریروں سے بعض مسلمان اخبارات کو بھی غلطی لگی ہے۔ اور انھوں نے بھی آریوں کے الفاظ کو لیکر ظہیرالدین کو جماعت احمدیہ کا برگزیدہ راہنما اور لیڈر لکھا ہے اور مقدمہ کی بناء کو غلط سمجھا ہے اسلئے ہمنے ضروری سمجھا کہ ان چند واقعات کے بیان کے بعد ظہیرالدین کے خلاف دغا کے مقدمہ میں مستغیث نے جو بیان عدالت میں دیا ہے اور جسکو ظہیرالدین کے خاص مددگار اخبار "کیسری" نے ۵ اگست کے پرچہ میں شائع کیا ہے درج کر دیں جو کہ حسب ذیل ہے

میاں اللہ ماہی موچی سکنہ لاہور نے بیان کیا

میں تیس سال سے لاہور آیا ہوں، یہاں آباد ہو گیا ہوں پانچ چھ ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ ظہیرالدین ملزم اور اکبر شاہ میرے پاس آئے تھے۔ دس بجے دن کے آئے۔ چوک زہر خان میں مظہر کو ملے اور پھر وہ کہنے لگے کہ ہمارے سے غلطی ہوئی ہے کہ تمہارے برخلاف عورت مسماۃ بیگم سے رپورٹ غلطی سے دلوائی ہے اب ہم اسکو بہن خیال کرکے تمہارے سے اسکا

نکاح کرا دینے کیلئے تیار ہیں، راضی نامہ تمہارا کرا دینگے، چند یوم میں نکاح کا اقرار کیا تھا - نیز اقرار کیا تھا، کہ اگر نکاح تمہارا نہ ہوا، تب وہ روپیہ جو تم کو چار صد دینا پڑیگا، وہ واپس کر دیں گے - بیگم نے وہ قرضہ دیا تھا، اسکی عوض میں دیا گیا تھا، اور ملزم و اکبر شاہ نے اقرار کیا تھا کہ اگر مسمات بیگم نکاح تمہارے سے نہ کریگی، تب وہ چار صد روپیہ تم کو ہم پھر دیں گے، میں نے اسبات کو منظور کیا تھا۔ آٹھ یوم میں نکاح کا وعدہ تھا، چوک وزیر خاں میں ملنے سے پہلے منظر کو ایک یوم پہلے اسی جگہ میری دوکان پر ملزم اور اکبر شاہ دونوں آئے، میرے پاس اللہ دتا و خدا بخش موجود تھے، اسوقت انھوں نے میرے سے کہا کہ روپیہ چار صد کی عوض تمہارے ساتھ نکاح مسمات بیگم کا وہ کرا دینے ہیں، میں نے روپیہ دوسرے دن کا وعدہ ادا کرنے کا کیا، اور یہ بھی کہا کہ اشٹام تحریر کرانیکے بعد روپیہ دونگا، دوسرے دن بھی پھر جتنے روپیہ کا بندوبست نہیں کیا ہوا تھا، خدا بخش منہار سے دو سو پچاس روپئے میں نے لئے، اور اس میں سے ایک صد روپیہ اس کے پاس موجود تھا، ایک صد ماہنا نان بائی سے میں نے لئے، پچاس روپئے محمد الدین حجام سے میں نے لئے۔ پچیس روپے لئے اللہ دتا میرے پاس موجود تھا اس دفعہ مسمات بیگم بھی ملزم وغیرہ کے ہمراہ آئی تھی، مسمات بیگم سے مینے نہیں پوچھا، مگر میرے روبرو میرے اشٹام فروش نے دریافت کیا تھا، کہ کب نکاح کرو گی اس نے کہا تھا کہ ایکماہ کے بعد وہ کریگی، میں نے کہا کہ منظر کو یہ شرط منظور نہیں ہے، اسپر مسمات بیگم نے کہا کہ وہ آٹھ یوم کے اندر نکاح کر لیگی، ہیرا اشٹام فروش سے یہ اشٹام (A - B) لکھایا تھا یہ اشٹام مسمات بیگم کے مضمون بتانے پر لکھا گیا تھا، اور اسنے ہی اسکو خریدا تھا، مضمون اقرار نامہ (A - B) میں نے اب سنا ہے یہ درست ہے، یہی مسمات بیگم نے لکھوایا تھا، مسمات بیگم اپنے آپکو بیوہ بتلاتی تھی، اور اکبر اور ظہیر الدین ملزم بھی بیوہ ظاہر کرتے تھے، مینے بیگم کی جھولی میں چار صد روپیہ ڈالا، اسنے ظہیر الدین ملزم کو دیدیا تھا، پھر مائی بیگم کو اپنے ہمراہ لے گئے، اور کہہ گئے کہ عنقریب تمہاری شادی کرا دینگے، میں آٹھ یوم انتظار کے بعد اکبر شاہ کے مکان میں گیا، اسکے پاس ایک دفتر ہے یہاں ملزم ظہیر الدین ملازم تھا، وہاں اکبر شاہ کی زبانی معلوم ہوا، کہ ظہیر الدین استعفا دیکر معہ مسمات بیگم کے چلا گیا ہے اور مسمات بیگم کو لیجا کر کسی اور شخص سے نکاح کرا دیا ہے، میں نے آکر کچہری میں دعویٰ کر دیا ہے، گھر ملزمان کے پھر نہیں گیا تھا میں نے استغاثہ سن لیا ہے (B - C) یہ درست ہے اگر مسمات بیگم اپنے آپکو بیوہ ظاہر کرتی اور اقرار ملزم وغیرہ نہ کرتے، تب میں روپیہ ہرگز نہ دیتا، میں نے ملزم و اکبر شاہ کے اعتبار پر روپیہ دیدیا بعد ازاں منظر کو پتہ چلا کہ مسمات بیگم شادی شدہ ہے، حسن الدین دودھ فروش ہے، چائے فروخت کرتا ہے، ایک دو سال سے وہاں جلتے ہیں، اسوجہ سے ملزم و اکبر شاہ سے دوستی ہوگئی، کیونکہ یہ بھی وہاں آتے ہیں، پانچ یا سات یا آٹھ سال ہوئے یہ بیگم ہماری گلی میں رہتی رہی، عبداللہ سے اسکا نکاح تھا میں پھر باہر چلا گیا ہوا تھا، پھر آٹھ نو سال تک باہر رہا اس عرصہ میں پتہ نہیں لگا نسبت مسماۃ بیگم،

روپیہ دینے سے ایک دو ماہ پیشتر پتہ منظر کو لگا تھا کہ بیگم ظہیر الدین کے پاس ہے، اسبات سے دو تین ماہ پیشتر دوبارہ عبداللہ سے نکاح کرنیکے لئے مسمات بیگم تیار ہوئی، عبداللہ نے مجھے کہا کہ مکان مجکو پاس لے دو، میں اسطرح بیگم کو اپنے پاس رکھوں گا اگر روپیہ کی ضرورت ہو تو دونگا، اسکے بعد مینے مکان لیکر نہیں دیا - مگر عبداللہ کے کہنے پر تیس روپیہ مسمات بیگم کو قرضہ دیئے، بیگم نے پھر پانچ چار یوم بعد کہا کہ چچا جی تم اپنے ساتھ منظورہ کو کہیں بٹھلا دو، میں عبداللہ سے نکاح کرنا نہیں چاہتی بعد قمار باز ہے، مجکو تو اپنے روپیہ کا فکر پڑ گیا، اور میں نے تقاضا روپیہ کا کیا، انیس روپے میرے تنگ کرنے پر دیئے اور چالیس روپیہ کی رسید مجھے اسکو دیدی، پھر کہا کہ منظر کو علم نہیں ہے، کہ رسید چالیس روپیہ کی تھی، باقی روپیہ میں مانگتا رہا، پھر بیگم اکیس روپیہ لیکر میرے گھر گئی، اور کہا کہ مشکل سے روپیہ ملے ہیں، انیس روپے دیئے ہیں برائے خدا اپنے گھر منظورہ کو بٹھلا لو، پھر میں نے انکار کر دیا، بعد ازاں یہ یہی آیا اور اس سے پتہ لگا کہ میرے برخلاف ملزم وغیرہ نے رپوٹ تھانہ میں دیدی ہے، اسکا راضی نامہ پھر بعد میں ہو گیا تھا، جیسا کہ مینے اوپر بیان کیا ہے۔

(جرح) مینے پولیس میں اس واقعہ کی کوئی رپورٹ نہیں دی تھی - جب اکبر شاہ سے منظر کو پتہ لگا کہ ظہیر الدین کہیں چلا گیا ہے، تب اس سے مینے دس گیارہ یوم بلکہ اس سے کچھ زیادہ یوم بعد یہ استغاثہ دائر کیا ہے، باوجودیکہ ملزم وغیرہ میرے دشمن تھے، مگر ان کے یقین دلانے پر منظر کو یقین آگیا اور میں نے روپیہ دیدیا چار صد روپیہ ہیرا اشٹام فروش کی دوکان پر دیا تھا، ہیرا عرضی نویس کو وہاں بلوا لیا تھا، ہیرا کی دوکان پر اشٹام لکھا گیا تھا گواہی ڈلوانے کیلئے واپس اللہ بخش کی دوکان پر آئے تھے، روپیہ دینے کے وقت اللہ دتا، محمد الدین، ملزم، اکبر شاہ منظر و بیگم موجود تھے، ظہیر الدین ملزم کی گواہی کرانیکے لئے مینے نہیں کہا تھا، ایک سو پچاس روپے کی کوئی تحریر منہار خدا بخش کو مینے کر کے نہیں دی تھی ایک صد پچاس روپئے محمد الدین کے پاس میرے تھے وہی میں نے بطور گرداں لئے تھے، میں نے مسمات بیگم کو چار صد روپیہ قرضہ دیا تھا، اقرار یہ ہوا تھا کہ نکاح کریگی اگر نکاح نہ کرے گی روپیہ واپس دیگی، کہتے ہیں، کہ مسمات بیگم کی شادی ہوئی ہے، پتہ نہیں کس سے ہوئی، مینے نور حسن کو کبھی خط روانہ نہیں کیا، مسمات بیگم کی رپورٹ پر پولیس نے منظر کو بلایا تھا، میں نے بیان دیدیا تھا اور منظر کو چھوڑ دیا تھا۔

ایک گواہ میاں اللہ دتا نے اپنے بیان میں کہا۔

اشٹام فروش کی دوکان پر خود مسمات بیگم آئی - اسکے ہمراہ ظہیر الدین اور اکبر شاہ تھے اشٹام ہیرا نے لکھا - بیگم کی جانب سے لکھا - بیگم کے کہنے پر ہیرا نے اشٹام A - B لکھا - بیگم نے لکھایا تھا - کہ اس نے چار صد روپیہ دینا ہے - تو گو نکاح دینا ہے - روپیہ انکو دیدیگی اور آٹھ یوم تک وہ نکاح اس کرے گی۔

اسکے علاوہ دو اور گواہ بھی گذرے - جنھوں نے روپیہ دینے کی تصدیق کی۔

ان بیانات کو پڑھ کر ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ "الفضل" نے جو خبر شائع کی تھی - وہ کن حالات میں کی گئی تھی ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## اذان سے سبق

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۲ اکتوبر ۱۹۲۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

### قومی کام قومیں ہی کیا کرتی ہیں

دنیا میں جتنے کام قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو قومیں ہی کرسکتی ہیں۔ ایک آدمی ان کاموں کو پورا نہیں کرسکتا۔ ایک آدمی ایک ہی آدمی کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی دو آدمیوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ شاید کوئی شخص غلطی سے یہ کہدے کہ ایک آدمی کیوں نہیں دو آدمیوں کا بوجھ اٹھا سکتا۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ ایک طاقتور انسان ہوتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کا بوجھ اٹھا لیتا ہے ہم کہتے ہیں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیا میں بعض طاقتور ہوتے ہیں اور بعض کمزور ہوتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ خاص کمزوری اور طاقت پر مدار اور معیار نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ اصل معیار عام انسانی طاقت ہے۔ جب کبھی کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ تو حقیقی معیار کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور حقیقی معیار کے مطابق جو آدمی بھی کسی کام کے لئے مقرر ہوگا۔ اس کے لئے اسی کی طاقت کے مطابق ہی کام مقرر ہوگا۔ جب ایک طاقتور آدمی کسی کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ تو اسے اپنی طاقت کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے پھر کیا کوئی ایسا انسان ہے جو اپنی طاقت سے دگنا کام کرسکے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک آدمی دس سیر بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اور دوسرا ایک من لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ چار آدمیوں کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ بلکہ وہ ایک ہی آدمی کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ کیونکہ اس کی اتنی ہی طاقت ہے۔ مگر یہ دو من بوجھ نہیں اٹھا سکیگا۔ تو کوئی آدمی نہیں ایسا مل سکتا جو دو آدمیوں کا کام کرے۔ اسی طرح قومی کام بھی کوئی ایک شخص نہیں کرسکتا۔ بلکہ وہ کام بھی قومیں ہی کیا کرتی ہیں

### ایک غلطی کا ازالہ

میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ جماعت کا یہ خیال کر لینا کہ فلاں کام خلیفہ ہی کرے گا۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ خلیفہ صرف منتظم ہوتا ہے۔ جو جماعت کے انتظام کو قایم رکھتا ہے۔ لیکن وہ کتنا ہی محنت سے کام کرنے والا ہو۔ کتنا ہی سوز و گداز رکھتا ہو۔ اور کتنی ہی خواہش کرنے والا ہو۔ تمام کاموں کے کرنے کے لئے۔ پھر بھی وہ ایک ہی آدمی کا کام کرسکتا ہے

### قومی کام کرنے کا طریق

جب تک اس کے ساتھ کے لوگ سارے کے سارے کام کے لئے جمع نہوں اور تن دہی سے کام نہ کریں۔ اسوقت تک وہ قوم اپنے اغراض و مقاصد میں کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ تم میں سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کرسکے۔ اسی طرح صرف مولویوں اور خاص مبلغین پر یہ امید رکھنی کہ وہی اسلام پھیلا دینگے۔ اور دنیا کو مسلمان کرینگے۔ یہ درست نہیں۔ ہماری جماعت کے سب کے سب لوگ اگر تبلیغ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ تو بھی ان کی تعداد اس قدر نہیں ہے۔ کہ ساری دنیا کو تبلیغ پہنچا سکیں چہ جائے کہ چند آدمیوں پر اس کام کا انحصار رکھا جائے بیشک دنیا کے کناروں تک احمدیت کا نام پہنچ گیا ہے لیکن اکثر مقامات پر مخالفین کے ذریعے پہنچا ہے جنہوں نے احمدیت کو بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ اور دنیا میں کوئی آدمی حق کو نہیں قبول کرسکتا۔ جب تک اسی صورت میں حق کو نہ پیش کیا جائے۔ کہ جس صورت میں لوگ حق کو قبول کرسکتے ہیں۔ ایک جنگل میں بیٹھا ہوا شخص باوجود شدید پیاس کے پانی نہیں پا سکتا۔ اور اسی طرح وہ پانی جس میں زہر ملا ہوا ہو۔ اس کو بھی نہیں پی سکتا۔ کیونکہ وہ زندگی چاہتا ہے۔ اور اس پانی کے پینے پر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

### تبلیغ ہدایت کے طریق

پس ہدایت اسی طرح پھیل سکتی ہے۔ کہ لوگوں تک پہنچائی جائے اور اسی صورت میں کہ جس میں لوگ اس کو قبول کرسکتے ہیں

اب دیکھو تو۔ کہ ہمارے پاس جو مولوی ہیں کیا وہ دنیا کے ہر فرد کے پاس پہونچ سکتے ہیں پندرہ بیس مبلغ تو پندرہ بیس ہزار تک بھی ہدایت نہیں پہنچا سکتے۔ اگر یہ کہو۔ کہ ساری دنیا سلسلہ کے نام سے واقف ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کیا پیاسے کو صرف پانی کا پتہ ہونا پیاس سے بچا سکتا ہے۔ یا وہ پانی اس صورت میں پی سکتا ہے۔ جب کہ اُسے یہ کہا جاتا ہو۔ یا اس کو شبہ ہو۔ کہ اس پانی میں زہر ملا ہوا ہے لوگوں کے سامنے پانی تو رکھا گیا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں وہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ ان میں سے بیشتر حصہ کو وہ دشمنوں کے ہاتھوں سے پہنچا ہے۔ دشمن کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جھوٹا ہے۔ مفتری ہے۔ اسکی جماعت کے لوگ نہ روزہ رکھتے ہیں نہ نماز پڑھتے ہیں نہ حج کرتے نہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان کا کوئی اور ہی مذہب ہے۔ اب ایسی صورت میں وہ کب ہدایت کو قبول کرسکتے ہیں۔ پس یہ بھی غلط ہے۔ کہ تمام دنیا میں چند مولوی سلسلہ کو پہنچا سکتے ہیں۔ اور یہ بھی غلط ہے۔ کہ مخالف لوگ صحیح طریق میں احمدیت پہنچا رہے ہیں۔

### ایک غلطی کی اصلاح

اگر کوئی شخص کہے۔ کہ ہم سارے مل کر بھی تو ساری دنیا تک ہدایت نہیں پہنچا سکتے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ کم از کم ہم خدا کے حضور تو سرخرو ہونے کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ہم پہنچا سکتے تھے۔ وہاں تک ہم نے اپنی طرف سے ہدایت کو پہنچا دیا۔

### جماعت کی ترقی کا ذریعہ

پھر جب ساری کی ساری جماعت حق کو پہنچائے گی اور اس صورت میں پہنچائے گی۔ کہ جس صورت میں دنیا حق کو مان سکتی ہے۔ تو اگلے سال اور جماعت ہمارے ساتھ شامل ہوگی۔ پھر اس سے اگلے سال

۔ اور پھر اور یہاں تک کہ دنیا کا کثیر حصہ حق کیطرف آجائے گا ؀

پس اگر کوئی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ تو اسی طرح کہ جماعت کے تمام افراد اپنے فرض کو سمجھیں

میں اذان سے تھوڑی دیر ہی پہلے جب رقعے لے رہا تھا۔ اور اذان کو پڑھ رہا تھا۔ تو پڑھنے کے بعد حی علی الفلاح کی آواز میرے کان میں آئی جس سے میرے دل میں خاص کیفیت پیدا ہوئی ؀

## مؤذن کی حیثیت

میں نے سمجھا۔ مؤذن مسلمانوں کی طرف سے نمایندہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ وہ اکیلا ہوتا ہے۔ اور آواز دیتا ہے کہ سب کے سب فلاح اور ہدایت کی طرف آجاؤ۔ اب کیا وہ اپنی طرف سے یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ بعض اوقات وہ چھوٹا بچہ ہوتا ہے۔ کبھی نابینا ہوتا ہے۔ کبھی جاہل ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ خود نہیں بول رہا ہوتا۔ بلکہ وہ تمام عالم اسلام کی طرف سے بول رہا ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے تمام مسلمان دنیا کا زور ہوتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ مسلمان جن کی طرف سے کھڑا ہو کر مؤذن دنیا کو بلاتا ہے۔ اپنے قول اور اپنے عمل سے اس کی سچائی کو پورا کرتے ہیں۔ اور اس کے بلانے میں اس کے مددگار بنتے ہیں ؀

## اذان کی اصل غرض اور اسکے پورا کرنیکا طریق

جب پانچ وقت ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے۔ اور ہمارے نام پر ہمادی طرف سے کھڑا ہو کر عیسائیوں۔ ہندوؤں سکھوں غرضیکہ ہر مذہب کے آدمیوں کو کہتا ہے۔ کہ آؤ ہم راستہ دکھاتے ہیں تو کتنے مسلمان ہیں۔ جو اس کی بات کو پورا کرنے اور اس کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی طرف سے کہنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ سب کی طرف سے کہتا ہے۔

## دعوت عامہ اور اس کے سامان

دیکھو کیا شادیوں اور بیاہوں کے موقعہ پر گھر والا چپ بیٹھا رہتا ہے۔ کہ آپ ہی لوگ آجائیں گے۔ اور خود بخود ہی دعوت کا سامان تیار ہو جائیگا۔ نہیں بلکہ وہ اپنے دوستوں اپنے رشتہ داروں کو بلا کر کہتا ہے۔ کہ آؤ میری مدد کرو اور یہ علامت ہوتی ہے۔ اس بات کی کہ اس نے سچے طور پر دعوت کی ہے۔ لیکن اگر کوئی لوگوں کو دعوت کے لئے بلا کر خاموش بیٹھا رہے۔ اور کوئی سامان نہ کرے۔ تو کیا لوگ سمجھینگے۔ کہ اس نے واقعی ہماری دعوت کی ہے یا اسے جھوٹا خیال کرینگے۔ اسی طرح جب ایک شخص ہماری طرف سے دنیا کو بلاتا ہے۔ کہ آؤ حق کی طرف اور ہدایت کو قبول کرو۔ لیکن ہمارے دلوں میں اس آواز پر نہ کوئی جوش پیدا ہوتا ہے نہ کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا وہ لوگ یہ سمجھینگے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف رسم کے طور پر یہ کام کرتے ہیں۔ جب اس روحانی مائدہ کے لئے کہ جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے ہم کچھ سامان نہیں کرتے اور کوئی تیاری نہیں کرتے تو لوگ ہمیں جھوٹا ہی سمجھینگے۔ لیکن اگر پانچ وقت کی دعوت کے ساتھ ہی ہمارے اندر ایک جوش پیدا ہو۔ اور ہمارے حالات میں ایک تغیر واقع ہو۔ اور ایک نئی روح پیدا ہو جائے۔ اور ہماری طرف سے اذان کے ساتھ ہی سامان بھی شروع ہوں۔ تو سوائے اشد ترین مخالف لوگوں کے باقی تمام ہماری طرف آجائیں گے ؀

## مذہبی زہر شناخت کرنا ہر شخص کیلئے آسان ہے

کیونکہ کھانے میں ملے ہوئے زہر کو تو پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً دودھ میں زہر ملا ہوا ہو۔ تو اس کو نہیں پہچان سکتے سوائے اس کے کہ ڈاکٹر دودھ کو پھاڑ کر دکھلا دے۔ لیکن دین میں زہر کا پہچاننا خدا تعالےٰ نے آسان رکھا ہے۔ ہر آدمی اسے اپنی عقل سے پہچان سکتا ہے۔ دین کی شناخت کے لئے ہر آدمی کے دماغ میں خدا تعالےٰ نے گویا ایک کیمیکل اگزامینر کا دفتر بنایا ہوا ہے۔

پس دین کے متعلق جو شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسے

کے فیصلہ کرنے کے لئے لوگوں کے دماغوں کے اندر ہی مشین رکھی ہوئی ہے۔ ہم اگر صرف یہ ثابت کر دیں۔ کہ ہم نے سچے طور پر دعوت کی ہے۔ اور ہر شخص جو مسجد میں آتا ہے۔ اس کے اندر ایک روح پیدا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ فوراً لوگوں کی توجہ ہماری طرف پھر جائے۔ پس یاد رکھو۔ کہ تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک تم سب کے سب اپنے فرض کو نہ پہچانو۔ اور سچے طور پر لوگوں کو ہدایت کی طرف نہ بلاؤ۔ اگر تم مؤذن کو اکیلا رہنے دو گے۔ تو تمہیں کبھی کامیابی نہیں حاصل ہوگی۔ پس مؤذن کو اکیلا مت چھوڑو۔ مؤذن کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ کہ وہ اکیلا اپنی طرف سے دعوت دے۔ وہ تو خود بعض دفعہ روحانی غذا سے سیر نہیں ہوتا۔ اور بعض دفعہ وہ ایک نوکر کی طرح ہوتا ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ جب دعوت کے لئے اس نے اذان دلائی ہے تو اس کے لئے پورے طور پر تیاری بھی کرے۔ اور سامان مہیا کرے ؀

## دعا

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھے۔ اور یہ روح اور گندی روح ہمارے اندر سے دور ہو کر ہم میں سے ہر شخص ہدایت کے پہنچانے کے لئے تیار ہو جائے۔ تاکہ وہ صداقت ہمارے ذریعہ سے دنیا میں پھیل جائے۔ کہ جس کے بغیر دنیا میں کوئی چین نہیں اور کوئی امن نہیں ؀

(نوشتہ ظفر اسلام)

---

# مکتوب امام

## قسم اور مباہلہ

قسم اور چیز ہے۔ اور مباہلہ اور۔ دونوں میں فرق ہے۔ مباہلہ میں دونوں فریق بالمقابل قسم کھاتے ہیں اور اس کے لئے خاص شرائط ہیں۔ قسم کے لئے وہ شرائط نہیں۔ فیصلہ بذریعہ دعا مباہلہ ہی ہوتا ہے مگر اس کے لئے اس طور پر اجازت نہیں ہوتی۔ اگر عام طور پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر مباہلہ کریں۔ تو گویا مباہلہ کی حقیقت باطل ہو جائیگی یا لوگوں میں تباہی آجائیگی ؀

# افریقہ میں تبلیغ اسلام

## گولڈ کوسٹ میں عید اضحیٰ

### اسیام میں فینٹی احمدیہ جلسہ

### مشن کو کامیاب بنانیکی تجاویز

### ۵ نئے احمدی

**اکرافول میں عید اضحیٰ**

امسال عید الاضحیٰ ۲۵ جولائی ۲۳ء کو منائی گئی۔ ہمارے احباب عید کی نماز کیلئے موضع اکرافول میں جو سالٹ پانڈ سے ۲۰ میل پر واقع ہے۔ اور احمدیہ مشن کے آنے سے قبل اس علاقہ میں اسلام کا مرکز تھا۔ جمع ہوا کرتے ہیں اور اس جگہ کے پرانے احترام کی وجہ سے میں بھی یہیں جاکر نماز پڑھاتا ہوں۔ ۲ جولائی یعنی عید اضحیٰ سے ایک ہفتہ قبل میں بیمار ہوگیا تھا۔ سخت بخار آنے لگا۔ کھانسی۔ ریزش اور گلے کے درد نے لاچار کردیا۔ دو دفعہ ڈاکٹر کو مکان پر بلانا پڑا۔ عید کا دن قریب آگیا۔ مگر میری بیماری میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ عید سے دو روز پہلے صحت کی طرف سے ناامید ہو کر مختصر سا خطبہ لکھ کر موضع مذکور کے امیر کو بھیجا گیا۔ کہ احباب کو سنا دیا جاوے۔ مگر مجھے خبر ہوتا دیکھ کر لوگوں کی بیقراری بڑھنے لگی اور انکی خوشیاں غمی سے بدلنے لگیں۔ یقیناً ان مخلصین کو میری موجودگی سے ایسی ہی خوشی ہوتی ہے جیسی کہ عید کے آنے سے پس میں اگر ان میں موجود نہ ہوں تو انکی عید عید ہی نہیں ہوتی۔ غرض اُدھر لوگ پریشان ہو رہے تھے ادھر میں بھی بیقرار۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہر دو فریق کی حالتوں پر رحم فرمایا اور عرفہ کے دن میرا بخار یکدم ٹوٹ گیا۔ گو ڈاکٹروں کی اجازت نہ تھی اور خود میرا جسم سفر کی برداشت نہ رکھتا تھا مگر ڈاکٹر و طبیعت ہر دو کے خلاف عرفہ کے دن پانچ بجے شام موٹر میں بیٹھ عازم اکرافول ہوا۔ نصف سے زیادہ فاصلہ طے کیا تھا کہ یکدم موٹر کا پہیہ کیچڑ میں پھنس گیا بہتیرا زور لگایا ڈرائیور نے اپنی تمام تجاویز ختم کردیں مگر موٹر نے نکلنے سے بالکل انکار کردیا۔ اور رات آچکی تھی۔ نزدیک کے گاؤں سے آدمی بلائے مگر انکی مدد بھی ناکافی ثابت ہوئی۔ یہ گاؤں سات آٹھ آدمیوں کی آبادی پر ہی مشتمل [illegible] لے آئی۔ مگر موٹر وہیں بیجان کی طرح کھڑی رہی۔ دوسرے گاؤں سے مدد طلب کی جہاں سے بیس سے زیادہ نوجوان جنمیں بعض احمدی بھی تھے آگئے۔ سب کی متفقہ کوشش سے تین گھنٹہ کے بعد موٹر کیچڑ سے نکلی۔ الحمد للہ ۱۰ بجے رات کے اکرافول پہنچے۔ جسجگہ عید تھی پہنچتے [illegible] سے آواز نہ نکلتی تھی اور کمزوری سے گزارہ ہوا جاتا تھا۔ مگر محض اللہ کی تائید سے تین سو کے قریب مردوں اور عورتوں کے مجمع کو بعد نماز دو گھنٹہ تک خطبہ میں مخاطب کر کے بتایا۔

**خطبہ عید**

عیدیں عیسائیوں حتی کہ بت پرستوں کے درمیان بھی منائی جاتی ہیں۔ وہ بھی ایسے دن نئے کپڑے پہنتے اور عمدہ سے عمدہ کھانے کھاتے ہیں۔ پھر اگر تم بھی صرف کپڑے پہنکر اور عمدہ کھانوں اور گوشت پر اکتفا کر بیٹھو تو تمہارے اور انکے درمیان فرق کیا ہوا۔ پس تمہاری عید محض تمہیں اچھے کھانے کھلانے کے لیئے نہیں آتی بلکہ یہ ایک بہت بڑا سبق دینے کے لیئے آتی ہے۔ چنانچہ یہ خاص عید حضرت ابراہیمؑ کی اس بڑی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جسمیں ابو الانبیاء علیہم السلام اپنے اکلوتے جگر کے ٹکڑہ کو حکم الٰہی کے سامنے اسکی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھتے ہوئے اُسے جبین کے بل لٹا دیا اور اسکی گردن پر چھری رکھنے کو طیار ہوگیا۔ لہٰذا تم بھی اگر واقع میں مسلمان ہو تو جسطرح آج اپنی بھیڑ بکریوں کی گردنوں پر چھریاں رکھو گے اسی طرح اپنی نفسانیتوں اور مادی خواہشات کی موٹی تازی بکریوں کی گردنوں پر رضائے الٰہی کی چھریاں بھی رکھدو اور ہر ایک قسم کی دنیوی ملاوٹوں سے اپنے نفس کو پاک کردو تا جسطرح ابراہیمؑ خدا کے دربار میں مسلمان ثابت ہوئے تمہارے نام بھی اسلام کے آسمان پر درج ہوں۔

اس کے بعد انکو گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری کی ترغیب دیتے ہوئے مسائل قربانی بتانے کے بعد اسلام اور اسلامیوں کی فتح کی دعا پر خطبہ ختم کیا۔ خطبہ کے بعد [illegible] کر آیا۔ اور درد کمر کی نئی شکایت پیدا ہوگئی۔ دو دن یہی حالت رہی اور لاچار چارپائی پر پڑا رہا۔

**اکرافول میں تعلیمی لیکچر**

دو دن کے بعد جب بیماری سے آرام ہوا تو پھر اہل اکرافول کو ہر رات نماز عشاء کے بعد موٹے موٹے مسائل پر اور نماز کے ترجمہ پر لیکچر دینے شروع کردیئے۔ اور اسطرح ان لوگوں کو دین سکھایا گیا۔ نیا نیا اسلام لانیکی وجہ سے بعض نوجوان نمازوں میں سستی کرتے تھے۔ نیز نماز کی پوری قدر معلوم نہ ہونیکی وجہ سے بعض لوگ گھروں ہی میں جلدی جلدی پڑھ لیتے تھے لہذا امام صاحب سے ایک رجسٹر کھلوایا جس میں بالغ مسلمانوں کے نام لکھے گئے اور ہر نماز کے بعد ان کی حاضری لینے کا امام کو حکم دیا گیا جس سے نمازیوں کی تعداد اور ان کے شوق میں معتدبہ اضافہ ہوا اور مجھے اسطرح حضرت امام علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل کی توفیق ملی جو حضور نے مجھے بوقت روانگی از دارالامان فرمایا تھا کہ نمازوں میں بعض آدمی مقرر کرکے نگہبانی کرائی جاوے۔

**اکرافول سے واپسی اور ۵ نئے احمدی**

دوران قیام اکرافول میں حسب ذیل بت پرست ایمان لاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے اول الذکر صاحب تعلیم یافتہ ہیں اور کبھی مسلمان تھے مگر پھر مرتد ہوگئے تھے اور زیادہ خوشی مجھے اسلیئے ہے کہ یہ میرے مسیحی دوست مسٹر آرتھر پوسٹ ماسٹر سالٹ پانڈ کے داماد ہیں۔

(۱) نوح (۲) ناصر (۳) مریم (۴) فاطمہ (۵) حوا

۲ر اگست کو ہمک میں جو ڈولی کی قسم کی ایک خاص ملکی سواری ہے بیٹھ کر موضع اسیام میں جو ایگرانول سے آٹھ میل سالٹ پانڈ کی طرف واقع ہے۔ پہنچا۔ یہاں پر ۲۔ ۳۔ ۴ر اگست کو احمدیہ جلسہ قرار پایا تھا۔

## اسیام ارکیٹ میں لیکچر

چونکہ احباب نے دور دور سے آنا تھا اسلیئے بعض دوست پہلے دن نہ پہنچ سکے تھے۔ اور باقاعدہ جلسہ کی کارروائی نہ شروع کی جاسکی لہٰذا عام بازار میں ایک لیکچر دیا گیا جسمیں اہل دیہہ اکثر عیسائی تھے اور بہت حاضر تھے اور خاص شوق سے اخیر تک لیکچر سنتے رہے۔ لیکچر میں زیادہ تر شرک کی تردید پر تھا۔ سامعین کے فہم کے مطابق مثال بیان کرنی پڑتی ہے بت پرستوں کو سمجھانے کے لیئے ایک مثال یہ دی کہ یہ بت جنکی پوجا کی جاتی ہے اپنے پجاری کو نفع تو کیا دینگے اور کسی حفاظت کیا کرینگے خود ہی اگر وہ پجاری کے سر پر گر پڑے تو اسکا سر پھوڑ ڈالے۔ پس ایسے معبود کی عبادت سے کیا فائدہ جو بیچارہ اپنا یا کسی کا سر پھوڑنے کو تیار ہو۔

## کانفرنس کا آغاز

۳ر اگست تین سو سے اوپر مرد مختلف جماعتوں کے نمائندے پہنچے تھے۔ عورتوں کی تعداد ملا کر سب حاضرین چار سو سے اوپر تھے۔ کانفرنس کا افتتاح کیا گیا جسمیں سب سے اول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا "السلام علیکم" احباب کو پہنچایا گیا۔

حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا تھا کہ میں مخلصین کو حضور کا السلام علیکم پہنچا دوں۔

## کانفرنس کا دوسرا دن

۴ر اگست جلسہ کی کارروائی ۸ بجے صبح شروع ہوئی اور احباب کو ۲ گھنٹہ کے لیکچر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حسب توفیق خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی تاکید کی۔ ماہواری چندوں کی ادائیگی کے متعلق آپس میں مشورہ کرکے جواب دینے کے لیئے کہا گیا۔ ایک بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔ کھانے کے بعد ظہر و عصر جمع کی گئی اور دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ چندہ کے متعلق یہ تجاویز پاس ہوئیں (۱)

ماہواری چندوں کے بجائے سہ ماہی چندے بحساب ایک شلنگ فی مرد ادا کیئے جاویں اور عورتوں سے چندوں کی وصولی کی کوشش کی جاوے۔

(ب) چندوں کے لیئے محصل مقرر نہ کیئے جاویں۔ ہر جگہ امیر چندہ جمع کریں اور ایک رجسٹر میں سب چندہ دہندگان کے نام محفوظ رکھیں۔

(ج) ہر سہ ماہی کے بعد جملہ امراء اپنے اپنے چندے اور رجسٹر اسماء چندہ دہندگان لیکر مبلغ کے پاس حاضر ہوا کریں اور ہر معطی کے لیئے ٹکٹ حاصل کیا جاوے اسکا ایک یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ایک مستقل سہ ماہی کانفرنس ہو کر آئندہ سکیم وغیرہ سوچنے کا موقع ملتا رہیگا۔

(د) جس ممبر کے پاس ٹکٹ نہ ہوگا۔ اسکو مجبور کیا جائے گا کہ وہ چندہ ادا کرے۔ اور نیز ٹکٹوں کے اجراء سے مال کی حفاظت کا سامان بھی ہو جائیگا۔

(ہ) (۱) تمام دیہاتی سکول بند کرکے ایک بڑا سکول مع بورڈنگ ہاؤس کھولا جاوے اور بچوں کی تعلیم لازمی کی جاوے۔ انگریزی و عربی و دیگر مروجہ علوم کی تعلیم دی جاوے۔ (ب) مجوزہ سکول کا نام "تعلیم الاسلام احمدیہ" سکول ہوگا۔ اس سکول کے ساتھ ہی ایک ٹریننگ کلاس کھولکر اسمیں ٹیچر تیار کیئے جائیں تاکہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کام کو ترقی دے اور نئے سکول کھولنے کی ضرورت پیش آوے تو سرٹیفکیٹڈ اُستاد موجود ہوں۔ اور بغیر سند یافتہ اُستاد کے سکول کہیں نہ کھولا جائے۔ جو لوگ بغیر سند یافتہ اُستاد کے سکول کھولیں گے وہ مستوجب ہوں گے سزائے جرمانہ کے جو پانچ پاؤنڈ سے کم نہ ہوگا۔

(س) مشن کی ضروریات کے لیئے ایک موٹر لاری کا جلد سے جلد انتظام کیا جاوے۔

(ص) چونکہ سالٹ پانڈ میں احمدیہ جماعت نہیں ہے اور سکول کھول کر لڑکوں کو بورڈنگ ہاؤس میں رکھنے سے اخراجات زیادہ ہوں گے اسلیئے مبلغ سے درخواست کیگئی کہ مشن کے ہیڈ کوارٹرز سالٹ پانڈ سے اٹھا کر موضع اسیام میں رکھے جائیں۔ یہ سب تجویزیں تھیں جو میرے پیش کی گئیں اور جنکو میں نے سوائے آخری تجویز کے منظور کیا۔

آخری تجویز کے متعلق میری ذاتی رائے ہے کہ اسمیں شک نہیں دیہات میں جانے سے انشاء اللہ سکول میں ترقی ہوگی۔ اپنی جماعت کے اندر رہ کر انکی تربیت ہوگی اور مکان کے اخراجات کم ہونگے مگر میری اپنی ذات کیلئے دیہات میں جانا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں تاہم کام کرنا ہے لہٰذا اپنی صحت و آرام کو خدا اور خدا کے رسول کے کام پر قربان کرتے ہوئے بشرح صدر وہاں جانے پر راضی ہوں۔ اور منظوری کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور عرض کر دیا گیا ہے۔ اور چونکہ کام جلد شروع کرنا ہے لہٰذا عارضی طور پر مرکز کی تبدیلی کرکے یکم اکتوبر کو مجوزہ سکول کا افتتاح انشاء اللہ کر دیا جائیگا۔ اگر حضرت اقدس کے حضور سے منظوری آگئی تو مشن مستقل طور پر سالٹ پانڈ سے اسیام یعنی ۲۴ میل اندرون ملک میں کھول دیا جائیگا ورنہ واپس سالٹ پانڈ آجاؤنگا۔ والسلام

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم از سالٹ پانڈ ۱۹ اگست ۱۹۲۳ء

---

## شیعہ جغرافیہ

جیسے شیعوں کا مذہب تمام مذہبوں سے جدا اور نرالا ہے ضروری تھا کہ ویسے ہی انکا جغرافیہ بھی تمام دنیا جہان سے جدا اور نرالا ہی ہو۔ چنانچہ شیعہ عقائد کے مطابق جزیرۂ خضراء اور جابلقا اور جابلسا ہے جہاں حجۃ اللہ امام الزمان مہدی موعود مع اپنے رفقاء کے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ روئے زمین پر مفتشین ارض کو نہیں ملا یا دکھائی نہیں دیتا۔ مگر ہے ضرور۔

ہمارے فنافی الشیعہ عنایت فرما سید عنایت علی شاہ صاحب قصبہ بیٹھ ضلع لاڑکانہ (سندھ) کا ایک واقعہ درنجف مطبوعہ ۱۵ر اکتوبر کے پہلے ہی صفحہ پر لکھتے ہیں اور اسپر سرخی دیتے ہیں "گورنمنٹ حضور نظام اور مذہب شیعہ قابل توجہ شہریار دکن"۔ اسکے بعد آپ نے پُرزور الفاظ میں حضور نظام دکن کی توجہ اس واقعہ کی طرف دلائی ہے کہ گورنمنٹ نظام تحقیقات فرما کر صحیح حالات سے مطلع فرماوے مجھے خوف ہے کہ نظام گورنمنٹ۔ سرکار نجف کے اس ارشاد کی تعمیل میں قاصر رہیگی۔ البتہ یہ سفارش کیجا سکتی ہے کہ فاضل اڈیٹر درنجف کی خدمات کا بہت جلد اعتراف کیا جانا چاہیئے اور ایک پریس کمیونک شائع کرنیکے علاوہ کچھ ماہوار جب ماہواری (جو سردارا اہل حدیث سے بڑھ کر ہو) ملنا چاہیئے کیونکہ اگر سرکار کیلئے ...

ہزار دو ہزار ... تو حیدر آباد سندھ کا علاقہ اس سے سالم نہیں۔ ہم سنتے ہیں کہ گذشتہ جنگ کے نتیجہ میں یورپ کا ایک نیا نقشہ تیار ہو رہا ہے۔ اسکی تیاری میں مسٹر نقوی کی خدمات بھی مفید ثابت ہوں گی۔ ایسے خاص دل و دماغ کے اشخاص خیالی خاکے ہی ہو سکتے ہیں ۔ ورنہ بنیاد ندارد اکمل قادیان

## وصیت نمبر ۲۰۸۴

میں مسماۃ امیر بی بی بیوہ میراں بخش قوم حجام ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے بعد جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بنام جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی (۳) اسوقت میری جائداد دو ڈنڈیاں طلائی وزنی گیارہ ماشے تین رتی۔ اور دو بند نقرئی وزنی آٹھ تولے ہیں یہ دونوں چیزیں اسوقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرتی ہوں۔ انکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں ضعیف العمر ہوں اور حق مہر اپنے خاوند سے وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں اسوقت میری جائداد صرف دو نو مذکورہ بالا زیور ہیں

۲۰ جون ۱۹۲۳ء

العبد

مسماۃ امیر بی بی بیوہ میراں بخش حجام ساکن قادیان

گواہ شد

نصیر الدین ولد میراں بخش ساکن قادیان

گواہ شد

محمد ابراہیم ولد شیخ یعقوب علی تراب عرفانی قادیان

یہاں پڑھیں ان کی تشریح کا جن مضامین کا +

تماشا ہے وہ یوسف سے کھو بیٹھے بازار میں اپنا

خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل وہ حربے ہیں جن سے **دیانندی مذہب** کا قلعہ سطح زمین سے ملا دیا گیا ہے اور اسکی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو جو اُردو پڑھ سکتا ہے ان ہتھیاروں کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ کوئی مولوی صاحب یا صوفی صاحب ہی مخالفین اسلام کے مقابلہ کیلئے مخصوص نہیں ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سینہ سپر ہو کر دشمنان دین کے اعتراضات کا جواب دیکر ان کے مذہب پر حملہ آور ہو۔ اسلیئے عام فہم اُردو میں یہ قلعہ شکن توپیں تیار کی گئی ہیں جنمیں دشمن کے حملہ کا جواب اور پھر حریف پر زبردست حملہ ہے +

**انیسویں صدی کا مہرشی**۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند کی تاریک زندگی جس سے دنیا آج تک ناواقف تھی اور جسکو آریہ مخفی رکھتے تھے بجلی کی روشنی میں دکھا کر اسکا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہ وہ لیکچر ہے جو خاکسار ایڈیٹر فاروق نے پنجاب کے بڑے بڑے مقامات لاہور۔ راولپنڈی۔ گجرات۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ گوجرہ۔ ملتان وغیرہ میں ہزارہا کے مجمع میں دیا تھا جس سے آریہ سماج منہ دکھانے کے قابل نہ رہی۔ قیمت صرف ۱۰/

**صاعقہ ذوالجلال** حصہ اول۔ آریوں نے عیسائیوں کی قے چاٹ کر جو اعتراض نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا و زید بآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے تھے اُن کا دنداں شکن تحقیقی مفصل و مدلل جواب اس حصہ میں دیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

**صاعقہ ذوالجلال** حصہ دوم۔ اسمیں دیانندی نیوگ کا ایسا فوٹو نثر و نظم میں کھینچا ہے کہ جس کے جواب کی آریہ سماج کو تاب نہیں۔ قابل دید رسالہ۔ قیمت صرف ۴/

**مشین گن**۔ اس میں دس فائر آریہ سماج کے ویدوں پر ایسے چلائے گئے ہیں جن سے ویدوں کے الہامی ہونے اور سب سے پہلی کتاب نہ ہونیکے دعوے کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا ہے اور دلائل ایسے عام فہم کہ ہر شخص انکو سمجھ سکے اور پھر خود بھی اس مشین کو دشمن پر چلا سکے۔ قیمت صرف ـ/

**ویدک توحید کا آئینہ**۔ آریوں کے خدا کا ویدوں سے فوٹو اور اسلامی توحید اور دیانندی توحید کا مقابلہ اور آریوں کے اُن اعتراضات کا جواب جو اسلامی توحید پر وہ کرتے ہیں۔ قیمت صرف ۲/

**ازالۃ الشکوک**۔ آریوں نے اسلام پر بیس اعتراض کئے تھے انکا دنداں شکن جواب قابل دید و لائق دید۔ قیمت صرف ۲/

**ویدوں کی تعداد**۔ پنڈت دیانند نے دعویٰ کیا ہے کہ وید چار ہیں اسکے اس دعوے کی تردید اسکی تحریروں اور مسلمہ کتابوں سے کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ وید چار نہیں تین ہیں قیمت ۲/

**گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر**۔ اسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوؤں میں گائے کی پرستش کا رواج فرعون مصر کی تقلید سے ہوا ہے اور آریوں کے بزرگ جب مصر گئے تو وہاں سے یہ نسخہ حاصل کرکے ہندوستان میں واپس آکر جاری کیا اسواسطے برہمنوں کو مصر کہتے ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ۱/

**الحق نمبر ۱۶**۔ آریہ سماج نے مسلمانوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ اہل اسلام نے ہندوؤں اور آریوں کو پہلے گالیاں دیں تو ہندوؤں نے جواب دیا۔ ان کے اس دعوے کی واقعات سے ایسی تردید کیگئی ہے کہ آئندہ کبھی یہ الزام منہ پر نہ لاسکیں۔ قیمت صرف ۱/

**شدھی کی اشدھی**۔ انعامی پانسو روپیہ۔ آریوں کی تین عظیم الشان مایۂ ناز شدھیوں کی حقیقت بیان کیگئی ہے نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت صرف ۶/

**پیدائش عالم**۔ آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ سلسلۂ دنیا کی کوئی ابتدا نہیں اور یہ سلسلہ ازل سے اسی طرح چلا آیا ہے اس رسالہ میں ان کی مسلمہ کتابوں سے تمام دلائل کی تردید کرکے ثابت کر دیا ہے کہ دنیا حادث اور پیدا شدہ ہے۔ قیمت صرف ۲/

**ردّ تناسخ**۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا لاجواب رسالہ جسمیں ۳۵ دلیلیں تناسخ کی تردید میں ایسی لاجواب ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ قیمت ۳/

**تنبیہ زبان دراز**۔ غلام حیدر مرتد آریہ نے "افشاء راز" ایک رسالہ لکھا تھا۔ یہ اُسکا ترکی بہ ترکی جواب لاجواب ہے۔ قیمت صرف ۱/

**رسالہ گوشت خوری**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۲/

ان سب کتابوں کا مکمل سٹ ہر ایک اسلامیہ لائبریری اور ہر ایک مسلمان خواندہ کو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ مجموعی قیمت علاوہ محصولڈاک اس مکمل سٹ کی صرف ۱۲/ ہے + **نوٹ** اگر احباب مشترکہ طور پر کئی کئی ملکر یہ کتابیں منگائیں تو محصول ڈاک میں بہت فائدہ ہوگا ورنہ پھر وی پی پر ۴/ فیس منی آرڈر اور رجسٹری کے زاید صرف ہونگے۔ اس اشتہار کو کثرت سے احباب میں پھیلائیں تاکہ جلد یہ کتابیں عام پبلک میں پہنچ جائیں۔ اور عنقریب دو کتابیں میگسم توپ۔ تارپیڈو زیر تالیف ہیں جو آریہ سماج میں ماتم برپا کر دینگی۔ مندرجہ بالا کتابوں کی اشاعت سے ان دو نو کتابوں کا طبع کرانا آسان ہوگا۔ اسلئے اشاعت میں کوشش فرماویں +

**ملنے کا پتہ**

**مینجر دیانند مت کھنڈن بک ایجنسی فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور**

( باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا )